ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
editor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.7,Issue No.1
(2025) (January to March)

اُردو غزل میں زہرا نگاہ کی انفرادیت: فنی و موضوعاتی مطالعہ

The Uniqueness of Zahra Nigah in Urdu Ghazal: A Prosodic and Thematic Study

رخسار کنول
پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، الحمد اسلامک یونی ورسٹی، اسلام آباد
ڈاکٹر شوکت محمود شوکتؔ
پرنسپل، گورنمنٹ کالج حچھب، اٹک

Rukhsar Kanwal
Ph. D Research Scholar, Department of Urdu, Alhamd Islamic University, Islamabad.
Dr. Shaukat Mahmood Shaukat
Principal, Government College Chhab,Attock

Abstract:
Zahra Nigah is a world-renowned and famous poetess. She belongs to an academic and literary family that is why she inherited a taste for poetry from her childhood. She wrote her first poem/verse at the age of just eleven years. Her poetry usually deals with emotional issues of daily life. These are the emotions, which are called the voice of the women. The greatest quality of Zahra Nigah's poetry is that in her poems, a simple style has been adopted, especially away from metaphors, similes, and technical elements of the poetry. However, the aforementioned technical and artistic elements are found in her Ghazal. That is why; her Ghazal is considered to be significantly different and more difficult than her poems. In this research article, we will examine the similes, metaphors and artistic elements used in the verses of selected Ghazlas of Zahra Nigah. Also we will take the prosodic and thematic view of some verses of the renowned poetess. thematic view.

Keywords: Zahra Nigah, world-renowned, Prosody, Versification, Verses, Thematic, Ghazal

زہرا نگاہ (پ:۱۹۳۷ء) اُردو کی ایک نام ور شاعرہ ہیں۔ آپ کا اصل نام زہرا فاطمہ ہے۔ آپ قمر مقصود کے گھر حیدر آباد دکن (بھارت) میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والدِ گرامی، اس دور میں شعر و سخن کے حوالے سے بہت ممتاز تھے۔ آپ کو ادب سے لگاؤ وراثت میں ملا۔ آپ کی پیدائش سے متعلق ایک انٹرویو میں بتایا گیا ہے:

> "معروف ترین اردو شاعرہ ۱۹۳۷ء کو حیدر آباد دکن بھارت میں پیدا ہوئیں، آبائی وطن بدایوں شریف، یوپی انڈیا، ماشاءاللہ بقید حیات، اصل نام سیدہ زہرا بدایونی،

محترمہ ادا جعفری کے بعد شاعرات میں معتبر ترین حوالہ، والد قمر مقصود حمیدی
،فاطمہ ثریا بجیا اور انور مقصود کی سگی چھوٹی بہن،(۱)

آپ کی پانچ بہنیں اور چار بھائی تھے۔ بہنوں میں فاطمہ ثریا بجیا، صغری کاظمی، سارہ نقوی، اسماء سراج اور زبیدہ سراج شامل ہیں جب کہ بھائیوں میں احمد مقصود حمیدی ،انور مقصود، عمر مقصود اور عامر مقصود شامل ہیں۔ تقسیم ہند کے وقت آپ کم سن بچی تھیں۔ آپ نے اپنے خاندان کے ساتھ حیدرآباد دکن سے کراچی ہجرت کی اور اپنے تمام تعلیمی مراحل کراچی میں مکمل کیے۔ آپ نے شاعری کا آغاز زمانہ طالب علمی سے کیا۔ آپ نے پہلی نظم ''گڑیا گڈے'' اس وقت لکھی جب آپ کی عمر صرف گیارہ برس تھی۔ آپ نے اپنا ابتدائی کلام بوجہ اصلاح جگر مراد آبادی کو پیش کیا مگر انھوں نے آپ کے کلام کی اصلاح کی ذمہ داری خود لینے کی بجائے آپ کے ذوق سخن پر چھوڑ دی۔ آپ نے زمانہ طالب علمی ہی میں پہلا مشاعرہ پڑھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب خواتین کا مشاعروں میں شرکت کرنا بہت مشکل اور کٹھن تھا۔ آپ کو لاہور کے ایک مشاعرے میں مدعو کیا گیا جس میں شرکت آپ کے ابتدائی مشاعروں میں شمار ہوتی ہے۔ آپ کا کلام مختلف ادبی رسائل سویرا، شاہراہ، نئی زندگی، ماہ نو اور نقوش میں چھپتا رہا ہے:

''ان کا کلام اردو کے مایانازرسائل میں چھپتا رہا۔ نقوش کا غزل نمبر شائع ہوا تو اس
میں زہرا نگاہ اور ادا جعفری سمیت صرف چار شاعرات کا کلام شامل تھا''(۲)

جدید اردو غزل میں بہت سی شاعرات کا ذکر ہمیں ملتا ہے مگر زہرا نگاہ کا اپنا مقام اور ادبی اسلوب ہے۔ آپ کی غزل میں پائی جانے والی انفرادیت ہی آپ کو دوسری شاعرات سے منفرد بناتی ہے۔ آپ کی شاعری میں ادبی خلوص، تاثرات، سادگی و پرکاری شامل ہیں۔ آپ کی غزل کا انداز پختہ اور موضوع گل و بلبل، راہزن و رہبر، وطن و چمن، قفس و آشیانہ رہے ہیں۔ آپ اپنے دور کی پہلی شاعرہ ہیں جنھوں نے مردوں کے شانہ بشانہ سٹیج پر جا کر مشاعرے پڑھے۔ زہرا نگاہ اپنی شاعری کے آغاز سے متعلق ایک انٹرویو میں کہتی ہیں:

''میرے مشاعروں میں جانے کے بعد اس وقت جو مقتدر رسائل تھے جیسا کہ
سویرا، الہ آباد سے نئی زندگی، شاہراہ، فنون اور نقوش ان سب میں میری غزلیں
چھپی (چھپیں)۔''(۳)

زہرا نگاہ ادب کے حوالے سے مرد اور عورت کے فرق کو تسلیم نہیں کرتیں۔ نہ ہی وہ خود کو حقوق نسواں کا علمبردار کہلوانا پسند کرتی ہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ لکھنے والی عورت تو ضرور ہو سکتی ہے مگر سوچ کا زاویہ کبھی بھی مرد و زن میں فرق نہیں کرتا۔ البتہ! نسوانی لب و لہجے میں لکھنے کی وہ قائل تھیں۔ آپ کی بیشتر شاعری کو انگریزی میں ترجمہ بھی کیا جا چکا ہے۔ آپ نے ڈرامے اور فلمیں بھی لکھیں۔ آپ کی مشہور زمانہ ایوارڈ یافتہ فلم ''بنجر'' اس فہرست میں شامل ہے۔ سلیم انور اپنے کالم ''پاکستان کی نامور شاعرات'' میں خواتین شاعرات کے ساتھ ساتھ زہرا نگاہ کی مقبولیت پر بھی یوں قلم فرسائی کرتے ہیں:

''پاکستان کی ان خوبصورت شاعرات نے سب سے پہلے بے پناہ مقبولیت حاصل
کرنے والی ماہ پارہ خوشبو اور پروین شاکر سے اثر قبول کیا جو حسن و شاعری کا ایسا
دلکش سنگم تھیں کہ ان کی خوشبو نے سارا عالم مہکا دیا۔ اس کے بعد جرأت و
اظہار کے نئے افق کشور ناہید، فہمیدہ ریاض اور عذرا عباس کی طلسمی مثلث نے کچھ
اس انداز سے چھوئے کہ ہمارے ہاں نسوانی حقوق کی ایک اور طاقتور آواز اٹھی۔

نسائی ادب کے خدو خال وضع ہوئے۔ ادا جعفری، فاطمہ حسن، زہرا نگاہ اور
ساراشگفتہ نے اس پر توثیق کی مہر ثبت کرتے ہوئے لکھا ہم کسی سے کم نہیں
(۴)،،

آپ کی شاعری میں پایہ جانے والا انداز اور لب ولہجہ دیگر شاعرات سے اس لیے بھی معتبر ہے کہ زہرا نگاہ نے صرف عشق و محبت کے موضوع پر اپنے قلم کو محدود رکھنے کی بجائے ایسے موضوعات کو بھی صفحۂ قرطاس پر بکھیرا ہے جن کا تعلق براہِ راست فرد کی زندگی سے ہے۔ عالمی دنیا اور ملکی سطح پر درپیش ناہمواریاں، انسانی حقوق کی پامالیاں اور انسانیت پر ہونے والا جبر و تسلط آپ کی شاعری میں نظر آتا ہے۔ آپ کے فن کا اعتراف کرتے ہوئے ادا جعفری کی برسی کے موقع پر جاذب قریشی، ''نوائے وقت'' میں لکھتے ہیں:

ادا جعفری پاکستان کی سب سے پہلی مکمل شاعرہ ہے اور ان سے پہلے جو نسائی
آوازیں شاعری میں شامل تھیں وہ فرسودہ اور ادھوری آوازیں تھیں
۔ادا جعفری کی بنائی ہوئی شعری روایت میں جو نام اپنی تاریخی شناخت بنا سکے ان
میں زہرا نگاہ، کشور ناہید، فہمیدہ ریاض اور پروین شاکر کے نام شامل ہیں،،(۵)

آپ کے کلام میں سنجیدہ پن اور شخصیت میں جاذبیت تھی کہ کوئی بھی ادبی شخصیت آپ سے ملاقات کے بعد آپ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی تھی حتیٰ کہ اردو کے نامور تخلیق کار آپ کی مداح سرائی بیان کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کی مشاعروں میں مقبولیت اور شخصیت سے متاثر ہو کر فیض احمد فیض لکھتے ہیں:

''مشاعرہ لوٹنے کے بہت سے مجرب اور آزمودہ نسخے پہلے سے موجود ہیں۔ جو
زہرا نگاہ نے چھوٹی سی عمر میں سیکھ لیے تھے اگر ایسا نہ بھی ہوتا تو اسے لحن کا ایسا
گداز عطا ہوا ہے جو اپنی جگہ زہرا کو مشاعرہ سٹار بنانے کے لیے کافی تھا''(۶)

آپ کی شاعری کو ابتدا ہی سے ادب کی بڑی بڑی شخصیات نے نہ صرف سراہا اور قبول کیا بل کہ آپ کی ابتدائی شاعری ہی کو پختہ اور سنجیدہ شاعری قرار دیا۔ یعنی، کسی بھی شاعر کی ابتدائی شاعری پختہ سنجیدہ اور بامعنی ہو تو وہ ایک بڑا شاعر ہے۔ اس حوالے سے احمد ندیم قاسمی لکھتے ہیں:

''اہل نظر نے زہرا نگاہ کی ابتدائی شاعری ہی سے اندازہ لگا لیا تھا کہ آپ کے فن
میں امکانات کی دنیائیں آباد ہیں۔ پھر وہ دھیمی اور سبک رفتار سے ارتقا کی شاہراہ پر
گامزن رہی اور فنی طرفع کے اس مقام پر پہنچی جو آج ان کی شناخت بن چکا
ہے''(۷)

شاعری کے فنی محاسن میں علم بیان اور علم عروض وہ فن ہیں جن پر شاعری کو تولا جاتا ہے۔ شاعری میں فنی تجربات کے ساتھ ساتھ اس کے معیار کو بھی پرکھا اور جانچا جاتا ہے جنھیں اوزان و بحور یا عروض کہتے ہیں۔ ان کا مقصد، یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ کہیں اوزان خطا تو نہیں ہو رہے یا وہ بحور کے لحاظ سے مکمل اور درست ہے کہ نہیں۔ شاعری میں مختلف اقسام کی بحور کا استعمال کیا جاتا ہے جن میں سے بیش تر کے نام بحر ہزج، بحر رجز، بحر رمل، بحر کامل، بحر متقارب، بحر متدارک، بحر مضارع، بحر مجتث، بحر منسرح، بحر مقتضب، بحر خفیف ہیں۔ آپ کی بیش تر شاعری فنی اور عروضی اعتبار سے درست ہے۔ آپ کے کلام میں سے چند مثالیں ملاحظہ ہوں:۔

خوش جو آئے تھے پشیمان گئے
اے تغافل تجھے پہچان گئے
خوب ہے صاحب محفل کی ادا
کوئی بولا تو برا مان گئے(۸)

آپ کی یہ غزل بحر رمل مسدس میں ہے جس کا وزن فاعلاتن۔ فعلاتن۔ فعلن ہے۔

چھلک رہی ہے مئے ناب تشنگی کے لیے
سنور رہی ہے تری بزم برہمی کے لیے
نہیں نہیں ہمیں اب تیری جستجو بھی نہیں
تجھے بھی بھول گئے ہم تری خوشی کے لیے(۹)

زہرا نگاہ کی اس غزل میں بحر محبتث کا استعمال کیا گیا ہے۔ جب کہ اس غزل کا وزن مفاعلن۔ فعلاتن۔ مفاعلن۔ فعلن، ہے۔

دور دور جا کر ہم تو لوٹ لوٹ آئے　　تم گئے تو منزل نے خود ہی ہاتھ پھیلائے
وقت کی فضاؤں پر کون ہو سکا حاکم　　کتنے چاند چمکے تھے کتنے چاند گہنائے(۱۰)

آپ کی یہ غزل بحر ہزج مثمن اشتر میں ہے جب کہ اس کا وزن فاعلن۔ مفاعیلن۔ فاعلن۔ مفاعیلن ہے۔ اس غزل کے مطلع کا مصرع اولیٰ موجود صورت میں بے وزن ہے۔ شاید کوئی لفظ کمپوزنگ سے رہ گیا ہے۔ اگر اسے یوں کر دیا جائے تو وزن درست ہو جائے گا۔

دور دور جا کر بھی ہم تو لوٹ لوٹ آئے

یعنی ایک لفظ "بھی" کا اضافہ کر دیا جائے تو مصرع وزن پر پورا ہو جائے گا۔ درج ذیل اشعار ملاحظہ ہو:۔

اس راہ گزر میں اپنا قدم بھی جدا ملا　　اتنی صعوبتوں کا ہمیں یہ صلہ ملا
ایک وسعت خیال کے لفظوں میں گھر گئی　　لہجہ کبھی جو ہم کو کرم آشنا ملا(۱۱)

اس غزل کی بحر، "بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف و محذوف" ہے، ان کا وزن مفعول، فاعلات، مفاعیل۔ فاعلن / فاعلات ہے۔

آپ کی غزل فنی و فکری لوازمات کا حسین مرقع پیش کرتی ہے۔ آپ کی غزل میں موجود یہ فنی خوبصورتی لفظوں اور جملوں کے ملاپ سے ایک قطار بناتی ہیں جسے پڑھ کر قاری جھوم اٹھتا ہے۔ انسان کے دل میں پختہ شاعری کا احساس جاگ جاتا ہے کیونکہ غزل کے یہ دھارے آپ کے جذباتی اور معصومانہ دل کی آواز ہیں۔ آپ کی شاعری خصوصاً غزل بھاری کھردرے اور تلخ ذہن کے لوگوں کے لیے نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کے لیے تخلیق کی گئی ہے جو شگفتگی اور ترنم جیسے لوازمات سے لبریز ہوں۔ آپ کی شاعری سے احساس اور جذبات امڈ کر لفظوں کا روپ دھار لیتے ہیں جن کو اگر فنی لباس پہنا دیا جائے تو وہ اپنے عہد کی بلند پایا شاعری کہلاتے ہیں۔ زہرا نگاہ کی شاعری میں تکرار لفظی کی مثالیں بھی دیکھنے کو ملتی ہیں۔ انھوں نے اپنے اشعار میں تکرار کے ذریعے سے لفظیات کی خوبصورتی کو ابھارنے کی کوشش کی ہے۔ مثال ملاحظہ کریں۔

حرف حرف گوندھے تھے طرز مشک بو کی تھی
تم سے بات کرنے کی کیسی آرزو کی تھی

ساتھ ساتھ چلنے کی کس قدر تمنا تھی
ساتھ ساتھ کھونے کی کیسی جستجو کی تھی(۱۲)

اس میں کوئی دورائے نہیں کہ زہرا نگاہ کا اپنا اسلوب ہے اور آپ کی شاعری دیگر شعرا سے منفرد ہے مگر، کہیں کہیں آپ کی شاعری سے حسرت موہانی کے شعر کی خوشبو آتی ہے۔ زہرا نگاہ کی وہ غزل جو انھوں نے حسرت موہانی کی ردیف پر کہی ہے ملاحظہ کریں:

گردش مینا جام دیکھیے کب تک رہے
ہم پہ تقاضا حرام دیکھیے کب تک رہے
زیرِ ستم ہم پہ عام دیکھیے کب تک رہے
تلخئ دوراں پہ نام دیکھیے کب تک رہے(۱۳)

شاعری کے فنی عوامل میں فارسی لفظیات کا استعمال ایک اہم فن ہے جو اردو شعرا کے ہاں بطور فن اور مضبوط شاعری کے ربط باہم کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کی ایک مثال آپ کے شعری مجموعہ ''شام کا پہلا تارا'' سے ملاحظہ ہو:۔

حیف اس کے ہاتھ ہے ہر زخم کا رفو　　دامن میں جن کے ایک بھی تارِ وفا نہیں(۱۴)

شاعری میں فنی لوازمات یا علم بیان کا ہونا شاعری کے پختہ فن کا ثبوت ہے جو شاعری کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ آپ کی شاعری میں بھی علم بیان کی جا بجا مثالیں موجود ہیں جو آپ کی شاعری کو دوسری شاعرات سے منفرد بناتی ہے ۔ آپ نے اپنی غزلوں میں تشبیہات کا استعمال بھی کیا ہے کسی چیز کو مشترک خوبی کی بنا پر دوسری چیز کے جیسا قرار دینا آپ کی تشبیہات کا خاصہ ہے مثال ملاحظہ ہو:۔

تپش غم نہ رہی سایہ مژگاں کی طرح　　ہوس گل بھی گئی تنگی داماں کی طرح۔(۱۵)

غزل کے اس مصرعے میں آپ نے ''سایۂ مژگاں'' کو غم کی تپش سے تشبیہ دی ہے اور تنگیِ داماں کو ہوسِ گل کی طرح قرار دیا ہے۔ آپ نے اپنی غزلوں میں تلمیح کا استعمال بھی کیا ہے یعنی وہ اپنی غزل کے اندر کسی پرانے اور خاص واقعے کو بہت خوبصورت انداز سے بیان کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ تلمیح کے حوالے سے آپ کی کتاب ''شام کا پہلا تارا'' سے مثال ملاحظہ ہو:۔

میری غریبی کی خیر یارب مجھے مقامات بوذری دے(۱۶)

اس شعر میں زہرا نگاہ حضرت ابوذر غفاری کی زندگی اور سادگی کی مثال کو تلمیح کے طور پر پیش کرتی ہیں۔

اگر کسی شعر میں گنتی کا کوئی عدد استعمال ہو تو اس شعر کو صنعت سیاقۃ الاعداد میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس میں لفظ سیاقہ کے معنی روانی کے ہیں یا چلانے کے ہیں اور اعداد عدد، گنتی یا ہندسے کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ آپ نے بھی اپنی غزل میں صنعت سیاقۃ الاعداد کا استعمال کیا ہے۔ آپ کے شعری مجموعہ فراق سے مثال ملاحظہ کریں:

وہ ایک ہم کو ہزاروں دکھائی دیتا تھا　　اب اس کو ڈھونڈنے آخر کدھر کدھر جائیں(۱۷)

شعر میں دو متضاد کلموں کا استعمال ہونا جو معانی و مفاہیم کے اعتبار سے ایک دوسرے کے مخالف ہوں شاعری میں متضاد الفاظ کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ جسے صنعتِ تضاد کہتے ہیں۔ آپ نے اپنی نظموں میں اس صنعت کو خوبصورتی سے استعمال کیا ہے۔ آپ کے مجموعہ کلام ''گل چاندنی'' سے صنعت تضاد کی مثال ملاحظہ کیجیے:

بیتی جو بزرگوں پر وہ تقدیر نہیں تھی　　بچوں نے جو دیکھا وہ تماشہ بھی نہیں تھا(۱۸)

مذکورہ شعر میں لفظ "بزرگوں" اور "بچوں" کے درمیان صنعتِ تضاد کا استعمال ہوا ہے۔

زہرا نگاہ کی غزل میں عام فہم الفاظ اور زندگی کے ہر موضوع پر قلم فرسائی سے آپ کے اسلوب کی تہیں پڑھنے والوں پر آشکار ہوتی ہیں۔ آپ کی شاعری میں روز مرہ زندگی کے وہ تمام جذبات و احساسات شامل ہیں جن سے ایک عام آدمی دوچار ہوتا ہے۔ آپ کا اسلوب سادہ سلیس، عام فہم، لطیف و شگفتہ ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ قاری کے ذہن میں نقش ہو جاتا ہے اس لیے آپ کی غزلوں میں جذبات و احساسات اور دل جوئی جیسے عوامل موجود ہیں۔ آپ کی غزل میں زندگی کا ہر پہلو چھلکتا نظر آتا ہے۔ یہ تمام تر پہلو بہ پہلو ایسا شعری تجسس پیدا کرتے ہیں کہ پڑھنے والا محو ہو جاتا ہے۔ زہرا نگاہ کی غزل کا فنی جائزہ لینے کے بعد ان کی غزل کا اسلوبیاتی و فکری جائزہ لینا بھی بہت ضروری ہے کیونکہ زہرا کی غزل میں فکری حوالے سے بہت دلچسپ عوامل کار فرما ہیں۔ زہرا نگاہ کی شاعری کے غالب موضوعات اور اسلوب پر انتظار حسین روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "عجب شاعری ہے کہ آپ بیتی اور جگ بیتی نے گھل مل کر ایک مشترک حکایت غم کی شکل اختیار کر لی ہے" (۱۹)

آپ کی غزل میں غربت اور افلاس جیسے موضوع آپ کو عوامی شاعرہ بناتے ہیں کیوں کہ آپ اپنی شاعری میں عام آدمی کے روز مرہ مسائل کو بیان کرتی ہیں۔ خاص طور پر آپ کی غزل میں معاشی حوالے سے درپیش مسائل کو نمایاں طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں شعر ملاحظہ کریں:

ہستی بستی راہوں کا خوش باش مسافر　　روزی کی بھٹی کا ایندھن بن جاتا ہے
دفتر منصب دونوں ذہن کو کھا لیتے ہیں　　گھر والوں کی قسمت میں تن رہ جاتا ہے (۲۰)

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ دل کے اندر خواہش پیدا ہوتی ہے انسان اس خواہش کی تکمیل کے لیے ہر رکاوٹ کو کڑے جذبے سے عبور کرتا ہے لیکن دماغ انسان کے اندر وسوسے ڈالتا رہتا ہے اور انسان کو مشکلات سے ڈراتا ہے۔ علامہ اقبال نے بھی عقل و دل کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے دل کی حمایت کی اور عقل کو دل کے مقابلے میں فاتر قرار دیا۔ زہرا نگاہ بھی دل کو عقل پر ترجیح دیتی ہوئی نظر آتی ہیں، آپ کے مطابق دل کے فیصلے پر دماغ کی نہیں چلتی۔ دل جو ایک بار ٹھان لے وہاں عقل ناکام دکھائی دیتی ہے۔ اس حوالے سے آپ کا ایک شعر دیکھیے:۔

اس جگہ عقل نے دھوکے کھائے　　جس جگہ دل تیرے فرمان گئے (۲۱)

آپ کی شاعری میں نشاطیہ رجحان بھی پایا جاتا ہے۔ دنیا میں جہاں ظلمت کدوں کا پہرا دکھائی دیتا ہے، تاریکیاں اپنے ڈیرے جمائے ہوئے ہیں، وہاں، آپ کی شاعری ان تنگ و تاریک اور مایوس دلوں میں روشنی کی کرن جگمگاتی ہوئی نظر آتی ہے۔ وقت کبھی بھی ایک جیسا نہیں رہتا انسان کی زندگی نشیب و فراز کا مجموعہ ہے۔ زہرا، پر امید ہے کہ آج جہاں ظلمت کے سائے لہرا رہے ہیں وہیں سے کل روشنی کے چشمے پھوٹیں گے:

وقت کو سنبھلنے دے رنگ کو بدلنے دے
روشنی ابھاریں گے ظلمتوں کے یہ سائے (۲۲)

آپ کی شاعری کا موضوعاتی و فکری جائزہ لیں تو مجموعی طور پر ان کی شاعری سے عوامی شاعری کی جھلک نمایاں دکھائی دیتی ہے۔ وہ جگہ جگہ عام آدمی کے مسائل بیان کرتی ہیں لیکن آپ کی شاعری حسن و عشق کی چاشنی سے بھی بھرپور ہے کیونکہ جب تک فن

کے ساتھ فکر اور مقصدیت کے ساتھ رومانویت کو ساتھ نہ لے کر چلا جائے تو وہ شاعری ہو یا نثر، بوجھل دکھائی دیتی ہے۔ اس بوجھل پن کو دور کرنے کے لیے انھوں نے اپنی غزلوں میں جابجا حسن و عشق کے موضوعات پر بھی قلم فرسائی کی ہے اور قاری کو حسن و عشق جیسے جذبے سے معطر کیا ہے۔ آپ زمانے کی تلخیاں بیان کرتی ہوئی کہیں کہیں رومانوی بھی ہو جاتی ہیں:

میں رات بھر جاگ جاگ کر تیرے خواب دیکھوں خیال لکھوں
میں تجھ کو چاہوں اور اتنا چاہوں کہ خود کو تیری مثال لکھوں(۲۳)

آپ کی شاعری میں ہمیں فلسفیانہ عناصر بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ جہاں آپ حق پرستوں کو داد دیتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ آپ حق سے پھر جانے والوں اور حالات سے گھبرا جانے والوں کے چہرے بھی بے نقاب کرتی ہیں۔ حق و باطل دو متضاد قوتیں ہیں۔ برائی اپنے اندر زیادہ طاقت و کشش رکھتی ہے۔ لوگ آسانی سے برائی کی طرف مائل ہونے لگتے ہیں، لیکن حق پر ڈٹ جانے والے مرد قلندر بہت نایاب ہوتے ہیں۔ آپ دونوں طبقوں کی بہترین انداز سے تصویر کشی ہوئی نظر آتی ہیں:

دیکھو وہ بھی ہیں جو سب کہہ سکتے تھے　　دیکھو! ان کے منہ پر تالے اب بھی ہیں
دیکھو! اب بھی جنسِ وفا نایاب نہیں　　اپنی جان پر کھیلنے والے اب بھی ہیں(۲۴)

آپ کی شاعری اپنے اندر وسیع موضوعات سمیٹے ہوئے ہے۔ زہرا ایک حاکم سے لے کر گھر میں کام کرنے والے ملازم تک کے حالات و واقعات پر گہری نظر رکھتی ہیں اور پھر خوبصورتی سے ان موضوعات کو اپنی شاعری میں سمونے کا ہنر رکھتی ہیں۔ معاشی، سماجی، مذہبی اور سیاسی موضوعات کو خوبصورت انداز میں بیان کرنے کا فن رکھتی ہیں۔ ملک کی اشرافیہ کو بہادری سے تنقید کا نشانہ بناتی ہیں۔ حکمران، منصف اور عوام کا اپس میں گہرا تعلق ہے دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ عوام اور حکمران دونوں ہی اپنا سچا اور کھرا کردار ادا کرنے میں ناکام ہیں۔ اس کے ساتھ انھوں نے مدارس پر بھی تنقید کی ہے۔ کسی دور میں مکاتب اور مدارس علمی تشنگی کو دور کرنے کا بہترین ذریعہ تھے۔ علم کا گہوارہ تھے۔ انسان کو بہترین انسان بنانے میں مددگار ثابت ہوتے تھے۔ لیکن آج وہی ادارے اور مدارس ناقص ذرائع تعلیم مہیا کر کے انسان کو انتشار کا شکار کر رہے ہیں اور زہرا نگاہ کے بقول مختلف غیر انسانی سرگرمیوں میں ملوث پائے جاتے ہیں:

ہر حکمران آکے بصد ناز و افتخار
سچی زمین پہ کھینچتا ہے جھوٹ کا حصار
منصف کے بھی گلے میں ہے ایک طوق فردِ جرم
انصاف کس سے مانگتے ہم سے گناہ گار
عالم کی گفتگو سے بھی آتی ہے بوئے خوں
سودا نے اپنے شعروں میں لکھا ہے بار بار
ہر مدرسے میں درس شہادت ہے سر خرو
درس حیات سارے ہوئے نظر انتشار(۲۵)

آپ آج کے دور کی تصویر کشی کرتی ہیں۔ آج کا دور انتہائی افراتفری کا دور ہے۔ کوئی کسی کا پرسان حال نہیں ملک مختلف مسائل کا شکار ہے، امن و امان کی صورت حال غیر تسلی بخش ہے۔ آپ اس حوالے سے آج کے دور کا پرانے دور سے تقابل کرتی ہوئی

نظر آتی ہیں اور کہتی ہیں کہ پہلا دور امن اور سکون سے بھرپور تھا لوگ ایک دوسرے کے دوست تھے ایک دوسرے سے مل جل کر بیٹھتے تھے لیکن آج انتشار پسندی کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے سے خائف ہیں۔ ایک دوسرے کو وقت دینے سے قاصر ہیں۔ ان کے اندر پائے جانے والا باہم اتفاق نفاق میں بدل چکا ہے۔ وہ آج کے دور کی صورتحال کو مشکوک قرار دیتی ہیں:

جا کے گلیوں میں نہیں کھیلتے اب
بچے سب گھر میں رہا کرتے ہیں(۲۶)

مجموعی طور پر، اگر آپ کی غزلیہ شاعری کا جائزہ لیا جائے تو، اوزان و بحور اور قوافی اور ردائف کے حوالے سے تو درست ہے ہی، جب کہ آپ کی غزلیہ شاعری میں علمِ بیان اور دیگر صنائع بدائع سمیت، گوناگوں موضوعات کا بھی استعمال بھی پایا جاتا ہے۔ بدیں وجہ! آپ کو ہم عصر شاعرات میں ایک ممتاز اور منفرد مقام عطا کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات

1. https//www.urdunic.com
2. https ://kitabin.urdu library.org./pages/mizrab.html

۳۔ انٹرویو، زہرا نگاہ، سجاد پرویز، نیو ایڈیٹر ریڈیو پاکستان، بہاول پور

۴۔ سلیم انور، پاکستان کی نامور شاعرات، مشمولہ: روزنامہ جنگ کراچی، ۲۳ مارچ ۲۰۱۸ء

۵۔ جاذب قریشی، شاعرات کی شعری روایت کا پہلا سنگ میل، مشمولہ: نوائے وقت ۱۸ مارچ ۲۰۱۵ء

۶۔ فیض احمد فیض، دیباچہ، مشمولہ: شام کا پہلا تارا، زہرا نگاہ، مکتبہ جامعہ، نئی دہلی، ۲۰۱۲ء، ص:۶

۷۔ تقریظ از احمد ندیم قاسمی، مشمولہ: مجموعہ کلام (شام کا پہلا تارا، ورق، فراق) زہرا نگاہ، لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، ۲۰۱۲ء، ص:۱۰۳

۸۔ زہرا نگاہ، شام کا پہلا تارا، مکتبہ جامعہ، نئی دہلی، ۲۰۱۲ء، ص:۱۸

۹۔ ایضاً، ص:۲۶

۱۰۔ ایضاً، ص:۳۴

۱۱۔ ایضاً، ص:۳۵

۱۲۔ فراق از زہرا نگاہ، مشمولہ، مجموعہ کلام، سنگ میل پبلیکیشنز لاہور، ۲۰۱۲ء ص:۲۶۰

۱۳۔ زہرا نگاہ، شام کا پہلا تارا، مکتبہ جامعہ، نئی دہلی، ۲۰۱۲ء، ص:۹۴

۱۴۔ ایضاً، ص:۲۵

۱۵۔ ایضاً، ص:۵۰

۱۶۔ ایضاً، ص:۹۵

۱۷۔ فراق اور زہرا نگاہ، مشمولہ، مجموعہ کلام، سنگ میل پبلیکیشنز لاہور، ۲۰۱۲ء ص:۱۹۳

۱۸۔ زہرا نگاہ، گل چاندنی، سنگ میل پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۱۸، ص:۲۹

۱۹۔ فلیپ، انتظار حسین، مجموعہ کلام (شام کا پہلا تارا، ورق، فراق) سنگ میل پبلیکیشنز لاہور، ۲۰۱۲

۲۰۔ زہرا نگاہ، شام کا پہلا تارا، مکتبہ جامعہ، نئی دہلی، ۲۰۱۲ء، ص:۷۸

۲۱۔ ایضاً، ص:۲۵

۲۲۔ ایضاً، ص:۳۴

۲۳۔ ورق، زہرا نگاہ، مشمولہ: مجموعہ کلام، سنگ میل پبلیکیشنز لاہور، ۲۰۱۲ء، ص:۱۳۰

۲۴۔ ایضاً، ص:۱۸۷

۲۵۔ ایضاً، ص:۱۹۳

۲۶۔ زہرا نگاہ، گل چاندنی، سنگ میل پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۱۸، ص:۵۱

References in Roman Script:

1. https//www.urdunic.com
2. https ://kitabin.urdu library.org./pages/mizrab.html
3. Interview, Zahra Nigah,Sajjad Parvez,New editor radio Pakistan ,bahawalpur
4. Saleem Anwar, Pakistan ki namwer shairat,mashmula:roznama Jang Karachi ,23 March ,2018
5. jazib kuraishi, shairat ki shairi revayat ka pehla sangemil ,mashmula:navaiwaqt, 18 March,2015
6. Faiz Ahmed Faiz,dibacha,mashmula: sham ka pehla Tara, Zahra Nigah, maqtba jamia ,nai Dehli ,2012
7. Taqriz az Ahmad Nadeem Qasmi,mashmula: majmua kalam(sham ka pehla tara,warq,firaq)Zahra Nigah, Lahore: sang e mil publications,2012,p:103
8. Zahra Nigah, sham ka pehla tara,maktba jamia,nai Dehli, 2012,p:18
9. Ibid, p:26
10. Ibid,p:34
11. Ibid, p:35
12. Firaq az Zahra Nigah, mashmula:majmua kalam,sang e mil publications Lahore,2012,p:260
13. Zahra Nigah, sham ka pehla tara, maktba jamia, nai Dehli, 2012 ,p:94
14. Ibid,p:25

15. Ibid, p:50
16. Ibid, p:95
17. Firaq az Zahra Nigah, mashmula: majmua kalam,sang e mil publications Lahore,2012, p:193
18. Zahra Nigah,gul e chandni, sang e mil publications Lahore,2018,p:29
19. Flap,Intzar Hussain, majmua kalam (sham ka pehla tara,warq,firaq) sang e mil publications Lahore 2012
20. Zahra Nigah, sham ka pehla tara , maktba jamia, nai Dehli,2012,p:78
21. Ibid, p:25
22. Ibid, p:34
23. warq az Zahra Nigah,mashmula: majmua kalam,sang e mil publications Lahore,2012,p:130
24. Ibid, p:187
25. Ibid, p:193
26. Zahra Nigah,gul e chandni,sang e mil publications Lahore,2018,p:51